بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ٹیلیفون نمبر ۳۲

روزنامہ

قادیان

الفضل

یوم شنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے

ماہوار ۱/۸ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۹ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۲۹ شعبان ۱۳۲۶ھ | ۱۹ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۷۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ وفا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پاؤں اور گھٹنے میں درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج بعد نماز عصر شیخ مبارک احمد صاحب بی۔ اے۔ ابن خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں متعدد احباب شریک ہوئے۔

پنجاب باؤنڈری کمیشن کے غور کیلئے چند اصولی نوٹ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

(یہ نوٹ مورخہ ۶ جولائی ۱۹۴۷ء کو انگریزی میں لکھے گئے تھے۔ اور اب ان کا اردو ترجمہ شائع کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

(۱) حکومت کی طرف سے پنجاب باؤنڈری کمیشن کے لئے تحقیقات کی بنیادی شرائط (ٹرمز آف ریفرنس) کا اعلان ذیل کے مختصر مگر جامع الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

"کمیشن کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ پنجاب کے ہر دو حصوں کی سرحد کی تعیین اس اصول پر کرے کہ مسلم اور غیر مسلم اکثریت کے ملتے جلتے علاقے ایک دوسرے سے ممتاز ہو کر اپنے اپنے حصہ کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ اس عمل کے ضمن میں کمیشن دیگر حالات کا بھی خیال رکھے گا۔"

(ٹریبیون یکم جولائی ۱۹۴۷ء و سٹیٹسمین یکم جولائی ۱۹۴۷ء)

(۲) ان الفاظ پر ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے ہی ہر پڑھنے والا بغیر کسی شک و شبہ کے اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ:۔

(ا) کمیشن کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی تحقیق کا دارومدار ان دو امور پر رکھے۔ اول مسلم اور غیر مسلم اکثریت کے ملتے جلتے علاقوں کی علیحدہ علیحدہ تعیین۔ دوم دوسرے حالات

(ب) یہ کہ "دوسرے حالات" پر غور کا سوال کوئی مستقل اور بنیادی حیثیت نہیں رکھتا۔ کہ اسے قوم وار آبادی کی قلت و کثرت کے اصول کے ساتھ ایک جیسا اہم اور متوازی اصل قرار دیا جائے۔ بلکہ اسے صرف ثانوی حیثیت حاصل ہے۔ جیسا کہ کمیشن کی تحقیقات کی بنیادی شرائط کے اعلان کی عمومی عبارت "اور اس عمل کے ضمن میں" کے اہم الفاظ سے ثابت ہے۔

(۳) پس صحیح طریق کار یہ ہے کہ پہلے آبادی کے لحاظ سے مسلم اور غیر مسلم اکثریت کے ملتے جلتے علاقوں کی علیحدہ علیحدہ تعیین کی جائے۔ اور اس کے بعد اگر ضرورت محسوس ہو۔ تو اس تعیین کے نتیجہ میں ایسی خفیف سی تبدیلی کر کے جو قدرتی اور جغرافیائی پہلوؤں کے لحاظ سے لازمی سمجھی جائے مناسب ترمیم کرلی جائے

(۴) یہ بات کہ بہرصورت "دوسرے حالات" کے الفاظ دولت اور جائداد وغیرہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال نہیں کئے گئے۔ وائسرائے کے اس واضح اور غیر مبہم اعلان سے بھی ثابت ہے جو انہوں نے ۴ جون کی پریس کانفرنس میں کیا تھا۔ چنانچہ اس کانفرنس میں وائسرائے صاحب نے کہا تھا کہ:۔

"ملک معظم کی حکومت سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ ایسی تقسیم کی حمایت کرے گی جو جائداد اور مال و دولت کے اصول

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی وفات

احمدیت کا ایک اور درخشندہ ستارہ اس جہان میں غروب

اور اگلے جہان میں طلوع ہوا

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ کہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب آج بروز جمعہ بتاریخ ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء بوقت قریباً پونے ۸ بجے شام انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت میر صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برادر نسبتی اور حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کے حقیقی بھائی تھے۔ آپ کا تقوےٰ و طہارت اور صوفیانہ زندگی اور علم و عمل جماعت کے لئے ایک خاص نمونہ تھے۔ چھیاسٹھ سال کی عمر پائی۔ نماز جنازہ انشاء اللہ کل بروز ہفتہ ۸ بجے صبح ہوگی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ جمعہ کی نماز کے بعد حضرت میر صاحب مرحوم کے مکان پر تشریف لے گئے تھے۔ اور وفات کے بعد تک وہیں ٹھہرے رہے۔ (مفصل انشاء اللہ آئندہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

پر کی جائے۔ خصوصاً موجودہ (لیبر) برطانوی حکومت سے یہ توقع نہیں رکھی جاسکتی۔"

(ڈان ٹریبیون ۵ جون ۴۷ء)

(۵) جمہوریت کے بنیادی اصول بھی جو دنیا بھر میں مسلّم ہیں اس خیال کی پرزور تردید کرتے ہیں۔ کہ مال و دولت کے اصول پر ملکی تقسیم کی بنیاد رکھی جائے۔ کیونکہ اس کے یہ معنے بنتے ہیں۔ کہ جائدادوں کو انسانی جان پر فوقیت حاصل ہے۔ جو بالبداہت باطل ہے۔

(۶) انکم ٹیکس اور مالگزاری وغیرہ کا سوال بھی دراصل مال و دولت اور جائداد کے سوال کی ایک فرع ہے۔ اور اس لئے وہ بھی انہی وجوہات کی بناء پر ناقابل توجہ سمجھا جانا چاہیئے۔ جن کی بناء پر دولت اور جائیداد کا اصول قابل ردّ خیال سمجھا جاتا ہے۔

(۷) اگر "دوسرے حالات" کے مفہوم میں مقدس مقامات اور قومی یادگاروں کا سوال شامل سمجھا جائے تو پھر ضروری ہے۔ کہ اس پہلو کو مدنظر رکھنے سے پہلے اس بات کا فیصلہ کیا جائے۔ کہ کس کس قسم کی قومی یادگاریں یا مقدس مقامات قابل لحاظ سمجھے جائینگے۔ اور یہ کہ کن کن قسم کے حالات میں ان کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا۔ اور پھر اس اصولی فیصلہ کے بعد اس فیصلہ کو ساری قوموں پر یکساں چسپاں کیا جائے۔

(۸) مسلم اور غیر مسلم اکثریت کے ملتے جلتے علاقوں کی تعیین کے لئے ضروری ہے۔ کہ کوئی ایسا یونٹ مقرر کیا جائے جس کی بناء پر مسلمان اور ہندو سکھ اور دیگر اقوام کی آبادی کے اعداد و شمار معلوم کرکے مسلم اور غیر مسلم اکثریت کے علیحدہ علیحدہ علاقے معین کئے جائیں

(۹) یہ کہ بظاہر مندرجہ ذیل یونٹوں میں سے کسی ایک کو یونٹ مقرر کیا جاسکتا ہے:

(الف) گاؤں یعنی ریونیو اسٹیٹ
(ب) ذیل۔
(ج) حلقہ قانون گو۔
(د) تھانہ۔
(ہ) تحصیل۔
اور (و) ضلع۔

ان چھ یونٹوں میں سے غالباً ضلع کا یونٹ خارج از بحث ہے۔ کیونکہ ۳ جون کی برطانوی تجویز اسے خود ردّ کرتی ہے۔ کیونکہ اس تجویز میں اضلاع کی عارضی تقسیم کا خاکہ تیار کرنے کے بعد صراحت کی گئی ہے۔ کہ اس عارضی تقسیم کو بعد میں مسلم اور غیر مسلم اکثریت کے ملتے جلتے علاقوں کی تعیین کے نتیجہ میں بدل دیا جائیگا۔ پس کمیشن ضلع کے یونٹ کو چھوڑ کر باقی مذکورہ بالا پانچ یونٹوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرکے علاقوں کی تقسیم کرنے پر مجبور ہوگا۔ اور ان پانچ یونٹوں میں سے بھی اغلباً کمیشن گاؤں کے یونٹ کو نظر انداز کر دیگا۔ کیونکہ اس یونٹ کے اختیار کرنے میں دونوں علاقوں کی درمیانی سرحد بے حد بے ترتیب۔ کٹی پھٹی اور آپس میں الجھی ہوئی ہونے کی وجہ سے ہمیشہ ایک دوسرے کے لئے مستقل خطرے اور فتنہ و فساد کا باعث بنی رہے گی۔ اس کے بعد باقی چار (یعنی ذیل حلقہ قانونگو۔ تھانہ اور تحصیل) یونٹوں میں سے صحیح یونٹ کا انتخاب ایک ایسا مسئلہ ہے۔ کہ جس کے واسطے کمیشن کو کافی غور کی ضرورت ہوگی۔ بادی النظر میں تحصیل کے یونٹ کا انتخاب بہت زیادہ موزون اور مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ ضلع سے چھوٹے یونٹوں میں سے تحصیل ہی ایک ایسا یونٹ ہے۔ جس کی آبادی کے اعداد و شمار باقاعدہ طبع شدہ صورت میں موجود ہیں۔ جس کی وجہ سے اعداد و شمار میں ردّ و بدل یا جعل سازی کے احتمال کی گنجائش نہیں سمجھی جاسکتی۔

(۱۰) برطانوی تجویز میں یہ امر بھی بالصراحت موجود ہے۔ کہ مسلم اور غیر مسلم اکثریت کے علاقوں کی تعیین میں ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے اعداد و شمار ہر لحاظ سے آخری اور مستند تسلیم کئے جائیں گے (دی اسٹیٹسمین مورخہ ۵ جون ۴۷ء و سول اینڈ ملٹری گزٹ ۴ جون ۴۷ء)

پس ان اعداد و شمار کی صحت پر کسی فریق کو معترض ہونے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ تضیع اوقات کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ یہ دعویٰ کہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں مسلمانوں نے اپنی تعداد کو ناجائز طور پر بڑھا کر دکھایا ہے۔ سراسر بے بنیاد اور خلاف عقل اور خلاف قیاس ہے۔ اگر اعداد و شمار میں کوئی ناجائز تصرف ہؤا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ یہ تصرف تمام فرقوں کے اعداد و شمار میں ہؤا ہوگا۔ خصوصاً ہندو اور سکھوں کے اعداد و شمار میں ایسے ناجائز تصرف کا ہونا زیادہ قرین قیاس ہے۔ کیونکہ یہ لوگ خواندگی اور سیاسی بیداری میں مسلمانوں سے آگے ہیں۔ جس کی بناء پر یہ گمان کرنا بعید از قیاس نہیں کہ اگر کوئی ناواجب تصرف ہؤا ہے۔ تو ان قوموں نے دوسروں کے مقابلہ پر سیاسی برتری حاصل کرنے کے خیال سے یقیناً زیادہ جدوجہد کی ہوگی۔

(۱۱) ظاہر ہے کہ اس وقت مسلمانوں کے خلاف سیاسی سمجھوتہ صرف ہندوؤں اور سکھوں تک محدود ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ آبادی کے اعداد و شمار معلوم کرنے میں "مسلم بمقابلہ غیر مسلم" کے اصول کی بجائے "مسلم بمقابلہ ہندو و سکھ" کے اصول کے مطابق نظر ڈالی جائے۔ پس ایسے علاقے جہاں مسلمانوں کی آبادی ہندوؤں اور سکھوں کی مجموعی آبادی سے زیادہ ہو۔ (مثلاً ضلع ہوشیارپور کی تحصیل ہائے ہوشیارپور اور دسوہہ) وہاں باوجود اس کے کہ مسلمانوں کو تمام غیر مسلمانوں کے مقابل پر مجموعی اکثریت حاصل نہ ہو۔ فیصلہ کا صحیح طریق یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اچھوت اور عیسائی اقوام میں ریفرنڈم یعنی حصول رائے عامہ کا طریق اختیار کرکے معلوم کیا جائے کہ یہ قومیں کس طرف شامل ہونا چاہتی ہیں۔

خدا کرے کہ کمیشن کو ایسے فیصلہ کی توفیق ملے جو ساری قوموں کے واسطے حق و انصاف کا فیصلہ ہو۔ اور ملک میں امن و اتحاد کا موجب بنے آمین واللہ خیر حافظاً وناصراً۔ خاکسار مرزا بشیر احمد۔ قادیان

(۶ جولائی ۴۷ء)

دعائیں کرو کہ اسلام اور احمدیت ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

(مرتبہ: خورشید احمد)

قادیان ۱۸ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہٖ نے آج خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا۔ کہ احباب کو موجودہ ایام میں خصوصیت کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اور ہمارے لئے ایسی مشکلات پیش نہ آئیں۔ جن کے برداشت کرنے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔

حضور نے فرمایا۔ غیر تو غیر انسان اپنے دل کی حالت کو بھی پوری طرح نہیں سمجھ سکتا۔ جو لوگ اپنے آپ کو ایمان کے اعلیٰ درجہ پر سمجھتے ہیں۔ بعض اوقات وہ بھی وقت آنے پر کچے دھاگے ثابت ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دلوں کی حالت کو خوب جاننے والا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے ساتھ جو وعدے کر رکھے ہیں۔ ہمارے دل کس حد تک ان پر قائم ہیں۔ حضور نے احباب کو ان ایام میں سورہ بقرہ کی دعا ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ۔۔۔ الخ خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کا ارشاد کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ ہم میں سے جو کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں طاقت دے۔ جو مضبوط ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمانوں کی مضبوطی کو قائم رکھے۔ بلکہ ترقی دے۔ اور حالات میں کوئی ایسا تغیر نہ فرمائے۔ جس کی وجہ سے باوجود ایمان کے ہم کمزوری کی طرف جھک جائیں۔ اللہ تعالیٰ یا ہمارے بوجھوں کو کم فرما دے یا ہمارے ایمان کو اتنا مضبوط کر دے کہ ہم ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کر سکیں۔

کانگرسیوں کی تازہ فریب کاری

از جناب عبدالواحد صاحب مینیجر الفضل

وہی ہندو جو ہندوستان کی تقسیم کو ناجائز سمجھتے اور اسے گئو ماتا کے ٹکڑے کرنے سے تشبیہ دیتے تھے۔ اور ہندوستان کی تقسیم کے لئے کسی وجہ کو بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اب خان عبدالغفار خانصاحب کے مطالبہ آزاد پٹھانستان کی حمایت کر رہے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ بتا رہے ہیں کہ صوبہ سرحد کا تمدن و زبان وغیرہ دیگر پاکستانی علاقوں سے مختلف ہیں۔ حالانکہ اگر یہ اصول درست ہے۔ تو ہندوستان کے دو یا تین تو درکنار کئی ٹکڑے ہونے چاہئیں۔

جنوبی ہندوستان کے تامل تلگو اور کنٹری بولنے والے علاقوں کی زبان۔ لباس اور تمدن۔ یوپی سے کلیۃً مختلف ہے۔ ایسے ہی مغربی بنگال کے لوگوں کے طریق معاشرت۔ لباس اور زبان کو اہل راجپوتانہ اور کاٹھیاواڑ سے کوئی نسبت نہیں۔ اس لئے اگر گاندھی جی اور ان کے کانگرسی ساتھیوں کے اس نئے اصول کو تسلیم کیا جائے تو ہندوستان کے ہر صوبہ بلکہ اس کے کئی ٹکڑے بنا کر ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ آزاد سٹیٹ بنانا ہوگا۔ مگر کانگرسی لیڈر اسے کبھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ کیونکہ اس سے اپنے گھر کو آگ لگتی ہے وہ تو دوسرے کے گھر کو آگ لگا کر تماشہ دیکھنے کے متمنی ہیں۔

مقدمہ میں کامیابی کیلئے درخواست دعا

مکرم حکیم فضل الرحمن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ نائجیریا لکھتے ہیں کہ وہ دیرینہ مقدمہ جو ۱۹۳۲ء سے مخالفین احمدیت کے ساتھ جاری ہے اس کے فیصلہ کی آخری تاریخ ۲۱ جولائی مقرر ہوئی ہے یہ مقدمہ نہایت اہمیت اختیار کر چکا۔ اور ہماری تبلیغی مساعی پر بہت زیادہ اثر انداز ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس میں کامیاب کرے۔ آمین

کیا یہ عیسائیت ہے؟

یورپ کا مسیحی اخلاقیات سے انحراف

ذیل کا مضمون ریونڈ البرٹ ہیلڈن کا لکھا ہوا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ نے زیورک سے ارسال کیا ہے۔ یہ ترجمہ احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ مضمون نگار نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ مغربی تہذیب کے بیشمار تخریبی پہلوؤں کے پیش نظر یورپ کی عیسائیت کے ساتھ وابستگی ایک ڈھونگ ہے۔ عملاً ہر شخص عیسائیت سے برگشتہ ہے مگر دعویٰ یہی کیا جاتا ہے کہ مسیح کی بتائی ہوئی تعلیم پر وہ پوری طرح عامل ہے۔

(ایڈیٹر)

شاہ جارج ششم نے اپنی قوم کو مؤرخہ ۲۰ جولائی بروز اتوار بطور "دعائے خاص" کا دن منانے کی دعوت دی ہے۔ اسی موضوع پر چرچوں کے نام ایک بیان میں آرچ بشپ نے برطانوی لوگوں کو جو خطاب کیا ہے۔ کہ "ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنی قومی اور انفرادی زندگی کا مسیح کی تعلیم کی روشنی میں کھلے طور پر مخلصانہ جائزہ لیں"۔

اگر لوگ اور بالخصوص عیسائی عوام آرچ بشپوں کی درخواست پر کان دھریں تو ایک نہایت اہم سوال پیدا ہونا یقینی ہے۔ اور وہ سوال یہ ہے:۔

یہ قوم خدا کے حضور اپنی سلامتی اور بہبودی کی دعا کرتے ہوئے کیونکر حاضر ہو سکتی ہے جب کہ ایک ہی وقت میں یہ وسیع پیمانے پر دنیا کے کثیر حصہ کی آبادی کے لئے مختلف طریقوں سے خالص جہنم کی تیاری میں ہمہ تن مصروف ہے۔ یاد رہے کہ ہم انتہائی رازداری کے عالم میں ایک نامعلوم مگر کثیر رقم اور بہترین فنی دماغ جو مہیا ہو سکتے ہیں اس غرض کے لئے صرف کر رہے ہیں۔ کہ ایٹم بم سے بڑھ کر بم تیار کر سکیں۔ ایسے بم جو ان کھلونوں کی طرح نہیں ہوں گے جو ہیروشیما پر گرائے گئے۔ اور نہ ہی ان بموں کی طرح ہوں گے جو بکینی کو توڑنے کے لئے گرائے گئے تھے۔ بھلا وہ ہم نت نئی طرز تشدد کیلئے کہاں کافی ہو سکتے ہیں!

ہم ہائیڈروجن کو پھاڑ کر بم کی تیاری میں مشغول ہیں۔ جو ہیروشیما والے بم سے پندرہ ہزار گنا زیادہ مہلک اور بربادی لانے والا ہے۔ یہ ایک عمدہ چیز ہے جسے آپ اپنے ساتھ (گرجاؤں میں) دعا کیلئے لے

مگر موجودہ وقت میں ہماری سربستہ وحشت کی داستان ہلاکت آفرین بموں کی ایجاد تک ہی محدود نہیں۔ گورنمنٹ کے وار ریسرچ سٹیشن واقع پورٹن (ڈاؤن سالسبری پلین) میں ایک ایسی مشین تیار کی گئی ہے۔ جو ایسی عظیم مرض دھند تیار کرے گی جس میں طاعون کے جراثیم ہوا [illegible] اس تازہ ترین ادارہ کی اختراع کی طرف نظر کیجئے۔ اس مشین کی جسے سٹیشن کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ڈی ڈبلیو ہینڈرسن نے ایجاد کیا ہے۔ مکمل تفاصیل تشریحی آئندہ سال کے نام پر شائع کی جائیں گی۔ ان کا مقصد بلاشبہ ہمارے دشمنوں کو لرزہ براندام کرنا ہوگا۔

کیا ہمارے لئے بہتر نہ ہوگا کہ ہم عیسائیت کے خدا کے حضور اس کی برکات حاصل کرنے کی غرض سے جانے سے پہلے اس قسم کی ناپاک کارروائیوں کو کلیۃً ترک کرنے کے مسئلہ پر دیانتداری سے غور کریں۔ بالخصوص جبکہ (اگر میں غلطی نہیں کرتا) موجودہ آرچ بشپ آف کنٹربری نے ایک دفعہ کہا تھا:۔

"ایٹم بم اس امر کی خوفناک اور تکلیف دہ یاد دہانی ہے۔ کہ جنگ ایک کار ناپاک ہے۔ اور ہم میں سے کوئی بھی بجز اپنے آپ کو ناپاک کرنے کے اسے چھو بھی نہیں سکتا۔ خواہ مقصد نیک ہی کیوں نہ ہو۔ خواہ غرض مدافعت ہی کیوں نہ ہو جس طرح کہ ہم نے اپنی سلامتی کی خاطر انہیں استعمال کیا"

کیا ہم خدا کے حضور اس پندرہ ہزار گنا زیادہ پلیدگی کے ساتھ جائیں گے؟

کیا ہم حقیقی طور پر دعا کر بھی سکتے ہیں۔ جبکہ ہمارے ایک نہایت خطرناک ارادے اور [illegible] پر مرکوز ہیں جن سے ہم لاتعداد معصوم لوگوں کے جمہور اپنے افراد کو یا دینی جانوں کو خطرہ سے بچانے کے نام پر خوفناک تباہی برپا کرنا چاہتے ہیں۔ مسیح کی تعلیم کی روشنی میں یہ طریق کار کہاں تک جائز ہے؟

یہ سوال ہر شخص کے سامنے ہے۔ اس کا تعلق صرف حکومت سے ہی نہیں صرف پارلیمنٹ کے اراکین سے آرچ بشپوں سے ہی نہیں۔ یہ ہمارا ایٹم بم تھا۔ امریکہ یا روس کے نہیں۔ یہ ہماری طاعونی دھند ہے۔ ہم ان دنوں سے گذر چکے ہیں جبکہ ہم ہٹلر کے نئے خوفناک ہتھیاروں کی مذمت کرتے اور انہیں ہدف ملامت بناتے تھے۔ ہم اپنے دلوں میں ان شیطانی ہتھیاروں کے استعمال پر جواز گھڑ رہے ہیں۔ اور سوچ رہے ہیں کہ ہم ان کے استعمال پر مجبور ہوں گے۔ لیکن کیا یہ مسیح کی اخلاقیات کا نقطہ مرکزی نہیں کہ روح بدی کے لئے مجبور نہیں کی جائے گی۔ اور یہ کہ اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ خود مصیبت برداشت کرے اور مر جائے۔

پس کیا وقت نہیں آیا کہ یہ قوم اور بالخصوص چرچ یا تو ان گندی ایجادوں سے قطع تعلق کر لے۔ اور یا ہم عیسائی کہلانے اور مخلصانہ دعا کے حق سے محروم ہو جائیں؟

کیا ہم ابھی تک یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے حضور اپنے جابرانہ بموں کو اپنے پیچھے چھپا کر قبولیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور کامیاب ہو سکتے ہیں۔ شاید چرچ کے راہبرین ہمیں بتائیں گے کہ ہم کیا کریں۔ یہ ان ہی کا کام ہے۔

ایٹم بم نے چرچ کو اور دنیا کو ایک خطرناک مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ اب ہر شخص کے سامنے یہ سوال درپیش ہے کہ آیا چرچ دنیا کو اس مقام تخریب و عافیت سے نکلنے کے قابل ہے یا نہیں؟

[illegible]

چنبیلی [illegible]

مکرم ایس کے ڈین صاحب

کینیڈا سے تحریر فرماتے ہیں :—!

بخدمت جناب مینیجر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپکے ارسال کردہ عطر لوگوں نے یہاں پر بہت پسند کئے ہیں۔ اور لوگوں نے میرے پاس بہت آرڈر بُک کئے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر اپنے تمام عطر پانچ پانچ تولہ مجھے فوراً ہی روانہ کریں اور بل ہوائی ڈاک میں بھجوا دیں۔

عطر ملنے سے پہلے آپکو روپیہ بھجوا دوں گا۔

چنبیلی۔ شمام شیراز۔ گلاب۔ خس۔ لوٹے چمن

دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی

اشتہار زیر ضابطہ دیوانی مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مہر شیر محمد خان سیال سب جج صاحب بہادر درجہ دوئم خانیوال

نمبر مقدمہ ۱۲۰ سنہ ۱۹۴۷ء

ملک بیگماں دختر اللہ یار قوم سیال مرجانہ سکنہ ۴۰۲

بنام خان ولد مہتہ قوم سیال مرجانہ سکنہ موضع بھیڑ جھیانہ بستی کرڈیانوالی تحصیل ضلع جھنگ

دعویٰ تنسیخ نکاح زیر دفعہ ۲ ایکٹ شمال سنہ ۱۹۳۹ء

بنام خان ولد مہتہ قوم سیال مرجانہ سکنہ موضع بھیڑ جھیانہ بستی کرڈیانوالی تحصیل ضلع جھنگ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی خان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام خان مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر خان مذکور بتاریخ ۱۸ ماہ جولائی ۱۹۴۷ء کو مقام [illegible] حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۵ ماہ جولائی ۱۹۴۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم! مہر عدالت

ایک نہایت نفع مند کام

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے۔ اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں چلا جائے گا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہے۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لیمیٹڈ کر دیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہوں گے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائیں گے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے۔ تو اُسے پانصد روپے ادا کرنے ہونگے۔ مگر منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اسلئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ انہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوا لئے ہیں۔ جو پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں:

مرزا شریف احمد (صاحبزادہ)

یاد رفتگان

جناب خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب مرحوم

رقمزدہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری جو آجکل مہمانخانہ مسیح موعود میں مقیم ہیں۔ اور دن رات مہمانوں کو اور ساکنین کو تبلیغ کرنے اور وعظ و نصیحت کے شغل میں مصروف رہتے ہیں پچھلے دنوں چند روز کے واسطے اپنے وطن تشریف لے گئے۔ تو وہاں سے خبر آئی۔ کہ انہیں پشت پر پھنسیاں نکل آئی ہیں۔ اس پر میں نے انہیں لکھا۔ کہ مرہم زنبک کا استعمال کریں۔ مگر میرا خط ابھی انہیں نہ پہنچا تھا۔ کہ خود ان کے دل میں بھی خدا تعالیٰ نے یہی بات ڈالی کہ مرہم زنبک کا استعمال کریں۔ اور انہیں یاد آیا۔ کہ اس مرہم کی ایک ڈبیہ انہیں ایک دفعہ حضرت ابو الہاشم خان چوہدری صاحب مرحوم نے عطا فرمائی تھی۔ جو گھر میں محفوظ تھی۔ اور تلاش کرنے سے مل گئی۔ اور پھنسیوں پر لگانے سے بہت فائدہ ہوا۔ حضرت حافظ صاحب کے اس ذکر سے چوہدری صاحب مرحوم کی یاد تازہ ہوئی۔ کیا ہی خوبیوں کے آدمی تھے! اللہ تعالیٰ نیک بندوں کے کسی عمل کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ کس محبت اور اخلاص سے انہوں نے یہ ڈبیہ اپنی زندگی میں حافظ صاحب کو دی تھی۔ کہ آج ان کی وفات کے اتنے عرصہ بعد بھی ان کا یہ عطیہ ان کے واسطے موجب ثواب بنا۔ جب میں تبلیغ کے واسطے لنڈن میں مقیم تھا۔ ان دنوں ایک بنگالی مسلمان اپنی تعلیم کی تکمیل کے واسطے سرکاری وظیفہ پر انگلینڈ گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ مجھے کہا۔ آپ کی جماعت کے ممبر تبلیغ میں سرگرم رہتے ہیں۔ اور بنگال میں بھی کئی ایسے اصحاب ہیں۔ مگر سب سے بڑھ کر جوشیلے ابو الہاشم خان صاحب چوہدری ہیں۔ ان کی تبلیغ ایسی پر زور ہوتی ہے۔ کہ ہم سب ان سے ڈرتے ہیں۔ مرحوم کی آخری بیماری کے ایام میں جب میں ان کی بیمار پرسی کے لئے جایا کرتا تو میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کرتے۔ یہ ہاتھ مسیح موعود کے ہاتھوں کو لگتے رہے۔ یہ کہہ کر میرے ہاتھ کو بوسہ دیتے۔ اور رو پڑتے۔ مجھے خیال آیا۔ کہ ان کے متعلق چند کلمات اخبار میں لکھ دوں۔ ممکن ہے کسی دوست کو ان کے لئے دعا کی تحریک ہو جائے اور مجھے بھی ثواب ہو جائے۔ ہمارے عزیز اور دوست جو آگے چلے گئے۔ ان کی خدمت ہم اب اسی طرح کر سکتے ہیں کہ ان کے لئے دعا کریں۔ یا ان کے نام پر کچھ صدقہ دیں۔ مرحوم بہت سی خوبیوں اور اخلاق حسنہ کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بلند درجات عطا کرے۔ اور اپنے خاص قرب کے مقام پر انہیں پہنچائے۔ آمین

مسلماں خوف باطل سے پریشاں ہو نہیں سکتا

خدا کے دین کا اب بول بالا ہونے والا ہے — کہ ہر گوشے میں دنیا کے اجالا ہونے والا ہے
اگر عشق محمدؐ سے جہاں مخمور ہو جائے — دلوں سے کفر کا گہرا اندھیرا دور ہو جائے
خدا کا نور پھیلے اور تاریکی کا دم ٹوٹے — یہاں باطل کا رشتہ زندگی سے یا قلم ٹوٹے
فلک جھک جائے تیرے پاؤں پر تعظیم دینے کو — اگر اٹھے تو دین مصطفےٰ کی ناؤ کھینے کو
ہر اک موج تلاطم خیز خود ساحل بداماں ہو — خس و خاشاک باطل کیلئے پیغام طوفاں ہو

مسلماں خوف باطل سے پریشاں ہو نہیں سکتا
پریشاں ہو تو پھر انور مسلماں ہو نہیں سکتا

از قریشی انور

وعدہ جات حفاظت مرکز

اور

احباب جماعت کا فرض

حفاظت مرکز کی تحریک کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متعدد خطبات میں وضاحت فرما چکے ہیں۔ اور نظارت بیت المال بھی جملہ جماعتوں کو علیحدہ علیحدہ حضور کے ارشادات سے مطلع کر کے تحریک کی اہمیت سے آگاہ کر چکی ہے۔ وعدہ جات کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۴۷ء ختم ہو چکی ہے۔ جن جماعتوں کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ انہوں نے وقت کے اندر اندر اپنے پیارے اور محسن امام کی آواز پر لبیک کہا۔ مگر نہایت ہی قابل افسوس بات ہے۔ کہ کل ۷۸۳ جماعتوں میں سے ابھی ۱۶۰ جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کے وعدے موصول نہیں ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ جماعت نے اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر نہیں سمجھا۔ اور نہ اعلیٰ اخلاص کا نمونہ دکھلایا ہے۔ ایسی کوتاہی روحانی جماعتوں کے شایان شان نہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی جماعت کے کسی ایک فرد کو بھی اس عظیم الشان تحریک میں شامل ہونے سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسی جماعتیں یا افراد جو ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں ہوئیں کو وعدہ جات بھیجنے کا مزید موقعہ دے دیا ہے۔

لہذا احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ وقت کی نزاکت کے پیش نظر تحریک کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور حضور کے حکم کی فوری تعمیل کرتے ہوئے اپنے وعدہ جات ارسال کر کے حضور کی خوشنودی حاصل کریں۔ جن جماعتوں نے اپنے وعدے ارسال کر دیئے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ وصولی کی طرف فوری توجہ کریں۔ تا میعاد مقررہ کے بعد کسی جماعت کے ذمہ بقایا نہ رہے۔

(نظارت بیت المال)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا: جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ ٹائیفائیڈ شدید بیمار ہیں کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ (۲) محترمہ اہلیہ صاحبہ صوفی عزیز احمد صاحب مجاہد امریکہ اپنے شوہر کی خیر و عافیت و کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (۳) عبد الرحیم صاحب نامبر لوڑ والہ نے الیف کا امتحان دیا ہے۔ وہ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

دعائے مغفرت: افسوس پیر [illegible] صاحب گولیکی ضلع گجرات چند روز ہوئے اچانک وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سلیم الفطرت اور مخلص نوجوان تھا۔ خدمت دین سے اسے خاص شغف تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مجلس [illegible] گولیکی کی قیادت اسے حاصل تھی

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا ثبوت

"آزاد ہندوستان میں مساوات"

(از جناب شیخ غلام مجتبیٰ صاحب احمدی)

دینِ فطرت کے داعی رحمۃ للعالمین سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا:۔

لا فضل للعربی علی العجمی ولا فضل للعجمی علے العربی۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی آج کے دن لوگو کان کھول کر سن لو۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر فضیلت نہیں۔ اور اہل عجم تم بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔ کہ کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت نہیں ہے۔ تم میں سے وہی سرخرو اور فائز المرام ہے۔ جو خدا کے نزدیک تقویٰ شعار ہے۔

آج جبکہ اس عام اعلان پر چودہ صدیوں کا ممتاد زمانہ گزر گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت اور آپ کی بنی نوع انسان کو بام عروج تک پہنچانے کی سعی کو روز روشن کی طرح واضح اور آشکار کر رہا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں نے قرون اولیٰ سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس اعلان کو اپنانا شروع کیا۔ اور ہر وہ شخص خواہ کسی خاندان۔ قبیلہ یا دیار و امصار کا رہنے والا ہو۔ اس کی قابلیت کو پنپنے دیا۔ اور اس کی ترقی میں کوشاں ہوئے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ وہ غلام صحابہ رضی اللہ عنہم جن کو کفار مکہ انتہائی اذیت و تکلیف پہنچایا کرتے تھے۔ اپنے تقویٰ اور اخلاص کی بناء پر مسلمانوں کے سردار بن گئے۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو حبش کے باشندہ تھے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ جو روم کے رہنے والے تھے۔ اور سلمان فارسی یہ سب کے سب مسلمانوں کی نگاہ میں مقبول اور معزز شمار ہوتے ہیں۔ اور کل عالم اسلام ان کا نام سن کر بے اختیار رضی اللہ عنہم اجمعین کی دعاؤں سے ان کو یاد کرتا ہے۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخری بیماری کے دوران میں جو لشکر مرتب فرمایا۔ اس کا سپہ سالار اٹھارہ سالہ نوجوان اسامہ بن زید کو مقرر کیا۔ جبکہ لشکر میں عرب کے مشہور آزمودہ کار جرنیل موجود تھے۔ چنانچہ وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ برحق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خود پیدل چل کر مدینہ سے باہر ان کو وداع کر کے آئے۔

اسی طرح مسلمانوں کے بادشاہوں میں خاندان غلاماں نے ترکی اور ہندوستان میں بادشاہت کی۔

ہمارے اس مختصر سے تاریخی بیان کی غرض صرف اور صرف یہ ہے۔ کہ اسلام میں غلاموں اور پسماندہ اقوام کے افراد کو پوری ترقی حاصل کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ خواہ وہ سفید ہوں یا سیاہ۔ زرد ہوں یا سرخ۔ کیونکہ کسی کو کسی پر ذاتی فضیلت حاصل نہیں۔ بلکہ برتری اور فوقیت کا معیار تقویٰ اللہ قرار دیا ہے۔

آج جبکہ اقوام و ملل میں باہمی تنازعات ترقی پذیر ہیں۔ ایک قوم دوسری قوم کو نگل کر بغیر ڈکار لئے ہضم کرنا چاہتی ہے پسماندہ اقوام کو بھی اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔ ان پسماندہ اقوام میں سے ہندوستان کے بدنصیب اچھوت بھی ہیں۔ جن کو کہ ہندوؤں نے ہزاروں سال سے تختۂ مشق بنایا ہوا تھا۔ تفصیل کی حاجت نہیں۔ کہ اچھوتوں پر مظالم کی داستان کتنی طویل ہے۔ آج جبکہ سیاسی حالات دن بدن بدل رہے ہیں۔ دس کروڑ اچھوتوں کی کثیر تعداد بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش میں مصروف ہے۔ اور وہ سوچ رہے ہیں۔ کہ کونسی جماعت ایسی ہے۔ جس میں مدغم ہو کر ہم اپنے مستقبل کو درخشندہ اور قابل فخر بنا سکتے ہیں۔

ہندوؤں کے متعلق انہیں اچھی طرح تجربہ ہے۔ کہ ہندو ہمیں کٹھ پتلی بنائے رکھیں گے۔ ہمیں ذاتی ترقی اور بہبودی میں سے ہم حصہ نہیں دیں گے۔

لیکن ہندوؤں کو یہ بھی گوارا نہیں۔ اگر اچھوت ان سے منہ موڑ لیں۔ تو ہندوؤں کی حیثیت بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور ان کا زور بھی کم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے گذشتہ مظالم کو اچھوتوں کے اذہان سے محو کرنے کے لئے اور ان کو پھسلانے کے لئے بہتیرے نمائشی پروگرام بنائے ہیں۔ اور آخر کار وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ اچھوتوں سے بظاہر مساوات کا سلوک کیا جائے۔ اور ان کو اپنی مجالس میں مندروں میں اور شادی بیاہ میں شریک کیا جائے۔ اور اچھوت کی شادی سورن ہندوؤں میں اور سورن ہندوؤں کی شادی اچھوت برادری میں کی جائے۔ اور باہمی نسلی تفاخر کو ملیامیٹ کر دیا جائے۔ چنانچہ یکم جولائی کے شمارۂ آج کل میں محترمہ راج کماری کا ایک مقالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اقرار کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں اسلام کی آمد سے ہی مساوات کا پرچار ہو رہا تھا۔ اور اب جبکہ حالات ناگزیر ہو گئے ہیں۔ ضروری ہے کہ اچھوتوں کو بھی مساوات کا درجہ دیا جائے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:۔

"گاندھی جی نے اپنی مخصوص سوجھ بوجھ سے انہیں (اچھوت) ہریجنوں کا نام دیا۔ اور ایک ہریجن لڑکی کو اپنی بیٹی بنا لیا۔۔۔۔ ۔۔۔ لیکن گاندھی جی کے سامنے آنے سے پہلے بھی کچھ چیزیں اپنا کام کر رہی تھیں۔ اسلام اچھوتوں کے بڑے بڑے گروہوں کو اپنے مذہب میں لایا۔ جہاں انہیں سماجی اقتصادی اور شہری برابری حاصل ہوئی۔ اس کا اثر ہندوؤں کے خیالات پر ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ انہوں نے نیچ ذات کے لوگوں کو معمولی رعائتیں دینے کے متعلق سوچنا شروع کیا۔ بہت مشکل حالات میں ان کے بچوں کو مدرسوں میں داخلہ ملنے لگا۔ اور اس طرح تاریخ نے ان ذلیل ذاتوں میں لیڈر پیدا کرانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔"

چنانچہ بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر مضمون نگار آخری پیرے میں رقمطراز ہیں کہ "غیر رواداری اب ختم ہوتی جا رہی ہے۔ موروثی تعصب غیر فانی بن رہا ہے۔ اور پرانے تحکم کو فنا کیا جا رہا ہے۔ عام لوگوں کو اب جمہوری رواداری پیدا کرنی ہوگی۔ تعصبات پر قابو پانا ہوگا۔ اور اپنے عادات و اطوار اور سوچ بچار کے ڈھنگ کو بھی تبدیل کرنا ہوگا۔"

ان دو پیراؤں کے نقل کرنے کی غرض یہ ہے۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پیشتر اس مژدۂ جانفزا کے ذریعہ ان اقوام کو آزادی بخش دی ہے۔ کہ کسی کو کسی پر فضیلت نہیں۔ بلکہ زید اگر اچھے کام کریگا۔ تو وہ اپنی سوسائٹی میں درجہ پا سکتا ہے۔ خواہ وہ غلام ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے مذہب میں ایسی کوئی گنجائش نہیں۔ ہندو اگر اب اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملانے کے بلند بانگ دعوے کر رہے ہیں۔ تو ان کی غرض صرف سیاسی ہے۔ گاندھی جی اور دوسرے اچھوت ادھار کے مدعیوں کی کوششیں صرف سطحی اور نمائشی ہیں۔ اور وہ خود غرضی پر مبنی ہیں۔ وہ صرف اپنی اکثریت دکھانا چاہتے ہیں نہ کہ اچھوتوں کی ترقی۔ اسلام کی برتری دوسرے ادیان پر ثابت ہے اور پسماندہ اقوام کے لیڈروں کو دعوت عام ہے کہ وہ اپنی فلاح و بہبودی کے لئے اسلام کے دائرہ میں آ جائیں۔ جس سے وہ اس زندگی میں بھی معزز بن جائیں گے اور حسب توفیق اعمال آئندہ زندگی میں بھی فائز المرام

اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج جو تحریک جدید کے دفتر اول کے پہلے دس سال سو فی صدی ادا کر چکی ہے۔ انہیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اپنے قلم مبارک کا رقم فرمودہ اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ جس پر دس سالہ حساب بھی لکھا ہوا ہے۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید سے مل رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ سرٹیفکیٹ تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ پس وہ جن کے ذمہ دفتر اول کے ان دس سالوں میں سے ایک دو یا تین سال کا بقایا ہو انہیں اجازت ہے کہ وہ بھی اپنا بقایا ادا کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیں۔ اور سابقون میں رہ کر وہ گیارھویں۔ بارھویں اور تیرھویں سال میں بھی شامل ہو جائیں۔ تا ان کا انیس سال پورا ہو کے پہلا دور جو انیس سالہ ہے مکمل ہو جائے۔ اور وہ تحریک جدید کے کامل مجاہد ثابت ہو جائیں۔ یاد رہے دور اول کا اب تیرھواں سال جاری ہے [illegible]

[illegible]

دواخانہ خدمتِ خلق کے

68

مقبولِ عام مجرّبات

(۱) "شباکن" ملیریا کی کامیاب دوا ہے قیمت یکصد قرص (عا) دو روپیہ
(۲) "شفائی" پرانے اور باری کے بخاروں کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (للعہ) چار روپیہ
(۳) "اکسیرِ شباب" کھوئی ہوئی طاقت کی مجرب دوا ہے۔ قیمت تیس خوراک (معہ) سات روپیہ
(۴) "حبوب جوانی" مولد جوہر حیات۔ قیمت پچاس گولیاں (ے) چھ روپیہ
(۵) "زدجام عشق" طاقت کی شہرہ آفاق دوا ہے۔ قیمت ساٹھ گولیاں (عہ) بارہ روپیہ
(۶) "دوائی فضل الٰہی" اولادِ نرینہ کی مجرّب دوا ہے۔ قیمت مکمل کورس (عہ) سولہ روپیہ
(۷) "حب جُنند" اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے مجرب دوا ہے قیمت یکصد گولیاں (عہ) اٹھارہ روپیہ
(۸) "ہمدرد نسواں" اٹھرا کا بے خطا علاج ہے۔ قیمت مکمل کورس (عہ) بیس روپیہ فی تولہ دو روپے
(۹) "معجون فوفل" سیلان الرحم کی نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت ۵ تولہ (عا) دو روپیہ
(۱۰) "سرمہ ممیرا خاص" جملہ امراض چشم کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ عا چھ ماشہ ۸ر تین ماشہ ۱۲ار
(۱۱) "حب مروارید عنبری" اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں عنلہ دس روپیہ
(۱۲) "تریاق کبیر" گھر کا ڈاکٹر (یعنی فوری علاج) قیمت بڑی شیشی سے درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۲ار
(۱۳) "قرص صندل" مصفی خون اور خون پیدا کرنے کے لئے بہترین ہے۔ قیمت یکصد قرص (عا) دو روپیہ
(۱۴) "قرص مرکب الستین" معدہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) چار روپیہ
(۱۵) "اکسیر جنین" اٹھرا کا بے خطا علاج۔ قیمت فی تولہ (ے) چھ روپیہ
(۱۶) "اکسیر نزلہ" پرانے نزلہ کے لئے مجرّب ہے۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) روپیہ

اس کے علاوہ ہمارے ہاں اطریفل زمانی۔ اطریفل کشنیز۔ جوارش جالینوس۔ معجون فلاسفہ۔ برشعشا۔ نمک سلیمانی۔ حب قبض کشا وغیرہ مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی شکایات اور گاندھی جی

نئی دہلی ۱۷ جولائی۔ مسٹر گاندھی نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی شکایات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ مجھے علم ہوا ہے کہ یورپین تاجر ہندوستانیوں کو بائی کاٹ کرنے اور مارنے پیٹنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ جنرل سمٹس اچھی طرح جانتے ہیں کہ اب ہندوستان بھی ان کے ملک کی طرح برطانوی دولت مشترکہ کا ممبر بننے والا ہے۔ اس لئے انہیں اپنے ایک ساتھی ملک کے باشندوں سے۔ اس قسم کا برتاؤ کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو انہیں مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے مسٹر جناح اور پنڈت نہرو کو ان شکایات کے خلاف مشترکہ طور پر احتجاجی تار دینے کی تحریک کی۔

انڈونیشیا اور ڈچ گورنمنٹ میں مفاہمت کی کوشش

بٹیویا ۱۷ جولائی۔ جمہوریہ انڈونیشیا اور ڈچ گورنمنٹ کے تعلقات میں جو شدید کشیدگی پیدا ہو چکی ہے۔ اسے دور کرنے کی آخری کوشش کی جا رہی ہے اس سلسلے میں ڈچ گورنر جنرل نے انڈونیشیا کے نائب وزیر خارجہ سے طویل ملاقات کی جس کے معاً بعد نائب وزیر خارجہ نے وزارت کے ساتھ مشورہ کیا۔ اور گفت و شنید کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سمجھوتے کی اس کوشش کے ساتھ ساتھ ڈچ حکومت سماٹرا اور جاوا میں اپنی چوکیوں کو مضبوط کر رہی ہے۔

برطانیہ اور مصر کا تنازعہ سکیورٹی کونسل میں

واشنگٹن ۱۷ جولائی۔ کل جمعیت اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل کے سامنے مصر سے برطانوی افواج کے اخراج کے متعلق مصری گورنمنٹ کی شکایت رکھ دی گئی۔ کونسل نے برطانوی نمائندے کی یہ تجویز منظور کر لی کہ ۵ اگست سے قبل اس معاملہ پر غور نہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں مصر کی وفد پارٹی کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا کہ مصر سے جو وفد سکیورٹی کونسل کے سامنے یہ مطالبہ پیش کرنے کے لئے گیا ہوا ہے اسے مصری عوام کی طرف سے بات چیت کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ کیونکہ اسے عوام کا اعتماد حاصل نہیں ہے۔ یہ وفد جو فیصلے کرے گا مصری عوام اس کے پابند نہیں ہوں گے۔

برطانیہ یورپ میں پھوٹ ڈالنا نہیں چاہتا

لنڈن ۱۷ جولائی۔ مسٹر بیون۔ وزیر خارجہ برطانیہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے اس امر کی تردید کی کہ وہ اپنی موجودہ پالیسی سے یورپ میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا میں نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ یورپ کے ممالک اپنے اختلافات کو فراموش کر کے متحد ہو جائیں۔

آپ نے مارشل سکیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سکیم کا بنیادی اصل یہ ہے۔ کہ یورپ اپنی ضروریات آپ پورا کرنے کے قابل ہو جائے۔ لیکن جو ضروریات وہ پورا نہ کر سکے وہ اس کے لئے امریکہ مہیا کر دے۔

عارضی حکومت کو ۲ حصوں میں تقسیم کر دیا جائیگا!

نئی دہلی ۱۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ عارضی حکومت کو بہت جلد دو حصوں میں منقسم کر دیا جائے گا۔ توقع ہے کہ ۱۸ جولائی کو جب آزادی ہند کے بل پر ملک معظم دستخط کر دیں گے۔ تو موجودہ حکومت کو دو حصوں میں علیحدہ کر دیا جائے گا۔ کانگرسی ممبر ہندوستان کے وزیروں۔ اور مسلم لیگی ممبر پاکستان کے وزیروں کی حیثیت سے کام کریں گے۔ دونوں حصوں کے دفتر بھی علیحدہ کر دیئے جائیں گے۔ گو موجودہ حکومت کے ارکان میں ردو بدل کی توقع نہیں۔ لیکن نئے کابینوں میں موجودہ ارکان کو کئی کئی محکموں کا انچارج بنایا جا سکے گا۔

عبوری حکومت کے لیبر ممبر کے ساتھ حادثہ

بصرہ ۱۷ جولائی۔ ہندوستان کی عبوری حکومت کے لیبر ممبر مسٹر جگ جیون رام جس ہوائی جہاز پر لنڈن سے ہندوستان آ رہے تھے۔ اسے بصرہ کے قریب ایک خطرناک حادثہ پیش آ گیا۔ جس کے نتیجہ میں بارہ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اور باقی سب سواریاں مجروح ہو گئیں۔ مسٹر جگ جیون رام اور آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی مجروحین میں شامل ہیں۔ انہیں بغرض علاج بصرہ کے انڈین ملٹری ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ شدید آندھی کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا۔

ساحل بمبئی میں ایک جہاز کی غرقابی سے شدید جانی نقصان

بمبئی ۱۷ جولائی۔ بمبئی کی بندرگاہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک جہاز طوفان کی زد میں آ کر ڈوب گیا۔ جس کی وجہ سے شدید جانی نقصان ہوا۔ جہاز کے سات سو مسافروں میں سے صرف انیس مسافر بچ سکے۔ یہ مسافر ابھی تک اس قدر گھبرائے ہوئے ہیں۔ کہ وہ حادثہ کی تفصیل بھی بیان نہیں کر سکے۔

معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کی بندرگاہ میں پہلے کبھی ایسا حادثہ پیش نہیں آیا تھا جس میں اتنی کثیر تعداد میں جانی نقصان ہوا ہو۔

”میں مستعفی نہیں ہوں گا جب تک...“

(وزیر اعظم سرحد)

پشاور ۱۷ جولائی۔ ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد نے ایک بیان میں کہا۔ ریفرنڈم کا نتیجہ خواہ کچھ ہو۔ میری وزارت اس وقت تک مستعفی نہیں ہوگی جب تک اس بات کا حتمی وعدہ نہ کیا جائے کہ وزارت کے استعفا کے معاً بعد پورے انصاف اور آزادی کے ساتھ نئے انتخابات کرائے جائیں گے۔ آپ نے سرحد کے موجودہ قائمقام گورنر کے رویہ کی تعریف کی۔ اور کہا کہ وہ پورے انصاف اور غیر جانبداری کے ساتھ اپنے فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔

اتحادی اقوام کا اقتصادی کمیشن

واشنگٹن ۱۷ جولائی۔ متحدہ اقوام کے مقرر کردہ اقتصادی کمیشن کا اجلاس ختم ہو گیا۔ اگلا اجلاس فلپائن میں نومبر کے مہینے میں ہوگا۔ روس نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ آئندہ اجلاس بجائے فلپائن کے ہندوستان میں ہو۔ لیکن یہ تجویز کثرت آراء سے مسترد ہو گئی۔

سکھوں کا مطالبہ!

فریدکوٹ ۱۷ جولائی۔ مہاراجہ صاحب فریدکوٹ نے سکھ والیان ریاست کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہم پنتھک کو ایک رکھنے کی پوری کوشش کریں گے۔

آپ نے کہا ہم پنجاب کے حدبندی کمیشن سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسے طور پر تقسیم کرے جس سے سکھوں کی پچاسی فیصدی آبادی مشرقی پنجاب میں شامل ہو جائے۔

پناہ گزین بہار کے لئے

۷۵ ہزار روپے

کلکتہ ۱۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ بہار کے مسلم پناہ گزینوں پر بنگال گورنمنٹ ۷۵ لاکھ روپیہ خرچ کر چکی ہے۔ اس وقت بنگال میں پچاس ہزار پناہ گزین موجود ہیں۔ جن پر چالیس ہزار روپیہ روزانہ خرچ ہو رہا ہے۔ بہار گورنمنٹ کا ایک نمائندہ ان پناہ گزینوں کو واپس بہار لانے کے لئے بنگال گورنمنٹ کے ساتھ گفت و شنید کر رہا ہے۔